قارئین محترم
السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

جس طرح انبیاء کا ورثہ علم وحکمت ہوتا ہے کسی بھی تہذیب یافتہ اور متمدن قوم کا بہترین سرمایہ بھی اس قوم کی ثقافت، اجتماعی شعور اور اس کی تہذیب ہوتی ہے۔ قرآن کریم نے مسلمانوں کو ایک نئی تہذیب اور ثقافت سے آشنا کیا اور زندگی گذارنے کا ایک نیا سلیقہ اسے بخشا۔ قرآنی تعلیمات کا پروردہ انسان قرآنی تہذیب کا حامل ہوتا ہے جو اسے یہ سکھاتا ہے کہ تمہاری ابتداء بھی اللہ سے ہے اور انتہاء بھی اسی ذات بابرکت پر ہوتی ہے لہذا زندگی کے ہر لمحے، ہر موڑ اور ہر قدم پر اللہ.... اپنے معبود و معشوق ازلی کو یاد رکھو اور اپنے کام کی ابتداء اسی ذات پاک سے کرو۔ قرآن کریم کی پہلی آیت بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ہے یعنی قرآن کا آغاز اس بابرکت جملے سے ہوتا ہے لہذا اگر کوئی شخص اللہ پر ایمان رکھتا ہے تو اس کے ہر کام کا آغاز بسم اللہ سے ہی ہوگا۔ یہی قرآنی تعلیم اور قرآنی تہذیب ہے کہ انسان اپنے تمام امور میں اللہ کا سہارا لے پھر اپنے کام کا آغاز کرے.... کیوں....؟ اس لئے کہ

بسم اللہ .... اس بات کا اظہار ہے کہ میں اللہ سے متصل ہوں تو "کچھ" ہوں اگر اتصال ٹوٹے تو کچھ بھی نہیں۔

بسم اللہ .... اس بات کا اظہار ہے کہ میرا ہر کام اس مظہر رحمت پر توکل کے ساتھ شروع ہوتا ہے جو موجود حقیقی ہے۔

بسم اللہ یعنی .... بارگاہ خداوندی میں اپنے عجز و ناتوانی کا اظہار اور غرور و تکبر کی کیفیت سے خروج کی علامت ہے۔

بسم اللہ یعنی .... بندگی، عبودیت اور تفویض الامر الی اللہ کی طرف پہلا قدم ہے۔

بسم اللہ یعنی .... شیطان اور شیطنت سے نجات اور رحمان اور رحمانیت کی پناہ میں جانے کی نشانی ہے۔

بسم اللہ یعنی .... یہ اعلان ہے کہ خدایا میں تجھے بھولا نہیں تو بھی مجھے یاد رکھنا اور میرے کام میں برکت دے۔

بسم اللہ یعنی .... یہ وعدہ ہے کہ خدایا۔۔۔ میرا ہدف، میرا وسیلہ، میرا سہارا صرف تو ہے خواہشات نفسانی ہر گز نہیں۔

بسم اللہ یعنی .... اس کام کی کامیابی کی ضمانت اور انشورنس ہے جس کے لئے یہ آیت پڑھی جارہی ہے۔

بسم اللہ .... الٰہی رنگ، صبغۃ اللہ اور توحیدی راستہ اور راز توحید ہے اور اس کا عمداً ترک کر دینا نفاق ایمانی اور کفر۔
باطنی کی علامت۔

بسم اللہ یعنی .... دوام اور بقاء کی علامت ہے چونکہ اللہ دائمی اور باقی ہے لہذا جس کام میں بسم اللہ پڑھی جائے وہ بھی دوام و بقاء پا جاتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ قرآن کی ہر سورۃ کی ابتداء بسم اللہ سے ہوتی ہے، سوائے سورۃ برائت کے، جس میں اللہ کے غیظ وغضب اور عذاب وعتاب کے اعلان سے سورۃ شروع ہوتی ہے جو اللہ کی رحیمیت اور رحمانیت کی صفات سے میل نہیں کھاتا لہذا یہاں بسم اللہ سے سورۃ کا آغاز نہیں کیا گیا۔

یہ الٰہی تہذیب واخلاق ہی جو انسان کو اس کے رب اور خالق کی یاد سے ہمیشہ وابستہ رکھتا ہے اور کسی بھی مرحلے پر معبود ازلی کو بھلانے نہیں دیتا۔

اسی لئے تو تمام انبیاء کے کاموں کی ابتداء بسم اللہ سے ہوئی، طوفان نوح میں حضرت نوحؑ نے بھی بسم اللہ مجریھا و مرسیھا کا سہارا لیا۔ حضرت سلیمانؑ نے بلقیس کے نام خط کا آغاز بھی بسم اللہ سے کیا۔ لہذا نبی کریمؐ نے فرمایا کہ اپنے تمام امور کا آغاز بسم اللہ سے کرو کیونکہ جو کام بغیر بسم اللہ کے شروع ہو وہ "ابتر" نامکمل ہے۔

مولی الموحدین علیؑ فرماتے ہیں: کسی بھی کام کی ابتداء میں بسم اللہ کا پڑھنا باعث برکت اور اس کا ترک کر دینا ناکامی کا باعث بنتا ہے۔ آپ کے المیزان کا آغاز بھی اللہ کے بابرکت نام اور ذات پر توکل سے ہوا۔ لہذا اتمام تر مشکلات اور مسائل کے باوجود یہ قرآنی رسالہ آپ تک پہنچتا رہا ہے۔ امید ہے آئندہ بھی پہنچتا رہے گا۔ آپ اپنے قلمی، اخلاقی اور معنوی و مادی تعاون میں اسے نہ بھلائیے گا۔

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ
محمد امین شہیدی
مدیر اعلیٰ